خواتین کی آواز کا پردہ

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

کیا آواز کے پردے کا حکم قرآن پاک یا احادیثِ شریفہ میں ہے؟ اور وہ خواتین جو مرد حضرات کے ساتھ یونیورسٹی وغیرہ میں تعلیم حاصل کرتی ہیں، وہ اگرچہ مرد حضرات سے کوئی بات نہ بھی کریں تب بھی آواز کا پردہ برقرار نہیں رکھ پاتی ہیں، کلاس میں سوال و جواب یا پریزینٹیشن وغیرہ میں انہیں سامنے آکر بولنا ہی ہوتا ہے، کیا اس صورت میں گناہ ہوگا؟

الجواب حامدًا و مصليًا

صورتِ مسئولہ میں راجح قول کے مطابق عورت کی آواز پردے کے حکم میں داخل نہیں ہے، لیکن چونکہ عورت کی آواز فتنہ کا باعث بن سکتی ہے، اس لیے بلاضرورت غیر مردوں سے بات چیت سے اجتناب کیا جائے، البتہ اگر بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو پردے میں رہ کر سنجیدہ اور استغناء بھرے لب ولہجہ کے ساتھ دوٹوک اور بقدرِ ضرورت بات کرنا چاہیے، تاکہ مخاطَب مرد کے دل میں غلط طمع، رغبت اور کھوٹ پیدا نہ ہو۔ اس محتاط اندازِ گفتگو کی صورت میں کوئی گناہ بھی نہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

’’يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا‘‘ (الاحزاب:۳۲)

’’اے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم (نامحرم مرد سے)

بولنے میں (جب کہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو، (اس سے) ایسے شخص کو (طبعاً) خیال (فاسد پیدا) ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہ (عفت) کے موافق بات کہو۔'' (بیان القرآن)

''غمز عيون البصائر''میں ہے:

''وصوتها عورة في قول في شرح المنية، الأشبه أن صوتها ليس بعورة وإنما يؤدي إلى الفتنة وفي النوازل نغمة المرأة عورة وبنى عليه أن تعلمها القرآن من المرأة أحب إلي من تعلمها من الأعمٰى، ولذا قال عليه الصلاة والسلام: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء، فلايجوز أن يسمعها الرجل ، كذا في الفتح (مم) .'' (غمز عیون البصائر، ج:۳،ص:۳۸۳)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد ابراہیم فضل خالق
الجواب صحیح		دارالافتاء
محمد عبدالقادر		جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....